

91305-صرف لفظ جلالہ "اللہ" کا ذکر کرنا

سوال

میں نے ایک عالم دین سے صوفیوں کی بدعتات کا تذکرہ سنایا جس میں اس نے بیان کیا کہ وہ صرف لفظ جلالہ "اللہ" کا ذکر کرتے ہوئے اللہ اللہ اللہ کہتے ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کہنا ثابت نہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام نے ایسا عمل کیا ہے، لیکن کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں ہے جس کا معنی یہ ہے کہ قیامت اس بندے پر قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کریماً، اور یہ ذکر صرف لفظ جلالہ پر مشتمل ہے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کرنے والے کی مرح سرائی کرتے ہوئے بیان کیا ہے، اور یہاں استثناء کرتے ہوئے کہا کہ قیامت سب سے بری اور شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی؟

پسندیدہ جواب

اول:

صرف لفظ جلالہ کا ذکر کرنا یعنی "اللہ اللہ اللہ" کہنا بدعت ہے اور ان اذکار میں شامل ہوتا ہے جو جاہل قسم کے صوفیوں اور ان کی موافقت کرنے والوں نے لمجاد کیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے اس کا ثبوت نہیں ملتا.

اس کا تفصیلی بیان ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (9389) اور (26867) کے جوابات گزرنچا ہے آپ اسکا مطالعہ ضرور کریں۔

دوم:

بعض لوگ جو اس ذکر کی مشروطیت پر استدلال کرتے اور دلائل دیتے ہیں وہ صرف گرے پڑے شبہات ہیں جس سے اس قسم کا ذکر کی مشروطیت بھی ثابت نہیں ہوتی ان دلائل درج ذیل دلائل شامل ہیں:

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کرنے والا نہ بچے گا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (148).

اس حدیث میں صرف لفظ جلالہ "اللہ اللہ" کا ذکر کرنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی اس کی کئی وجوہات ہیں:

1 بعض روایات میں آیا ہے کہ:

"کسی لا الہ الا اللہ کرنے والے پر قیامت قائم نہیں ہوگی"

یہ روایت مسند احمد (3/268) اور صحیح ابن حبان (15/262) اور مستدرک حاکم (4/540) میں ہے، بلکہ یہ مسلم کی بھی ایک روایت ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے ابن ابی جعفر کی روایات سے نقل کیا ہے۔

دیکھیں: شرح مسلم نووی (2/178).

یہ روایت پہلی روایت کی شرح کرتی ہے تو معنی یہ ہوگا: موحدین جولا اللہ الا اللہ کئنے والے ہونگے ان پر قیامت قائم نہیں ہوگی۔

2 اس حدیث سے یہ مراد لینا جائز نہیں کہ صرف لفظ جلالہ "اللہ اللہ" کرنے والے قیامت قائم نہیں ہوگی، اور اس کے علاوہ جو دوسرے ذکر کرتے ہوں گے ان پر قیامت قائم ہوگی، کیونکہ اس سے انتہائی بھی گمان کیا جاسکتا ہے کہ اس مفرد کا ذکر کرنا محتب ہے نہ کہ فرض، تو پھر کسی ایسے امر پر قیامت کی ہونا کیوں سے نجات کا مدار کیسے ہو سکتا ہے جو صرف محتب ہو؟!

3 پھر عربی لغت بھی اس کی معاونت نہیں کرتی جو اس سے صرف اس مفرد کا ذکر کرنے پر استدلال کرنا چاہتا ہو، کیونکہ صرف اس اسم مفرد کوئی نام معنی نہیں دیتا، اور اللہ کا ذکر کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس میں ضروری اللہ کی تعریف اور حمد کی صفات پانی جانی چاہیے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کستہ میں:

"لغت عرب کے اہل علم اور باقی ساری لغات کے عالم بھی اس پر مشتمل ہیں کہ صرف اکیلے نام پر سکوت بہتر اور صحیح نہیں، اور نہ ہی یہ مکمل اور تام جملہ ہے، اور نہ ہی مضید کلام بنتی ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10/564).

4 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام اس حدیث سے اسم مفرد کا ذکر کرنا محتب نہیں سمجھے، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس حدیث سے اس کا استنباط کیا ہوا، اس استدلال کے باطل ہونے کے لیے یہی ایک دلیل کافی ہے۔

5 پھر اس حدیث کی شرح میں علماء کرام کے اقوال تسلیل کے ساتھ ثابت ہیں لیکن کسی ایک سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے اس سے اسم مفرد پر استدلال کیا ہوا۔

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں:

"وہ اللہ اللہ کرتا ہے "لفظ جلالہ کی ہاء پر پیش پڑھے، لیکن بعض لوگ غلط پڑھتے ہوئے اس پر پیش نہیں پڑھتے" انتہی

دیکھیں: شرح مسلم نووی (2/178).

اور تھہیۃ الاحوڑی میں طبی رحمہ اللہ کا قول منقول ہے:

"حتیٰ لایقال" کا معنی یہ ہے کہ اللہ کا نام نہیا جائے اور نہ ہی اللہ کی عبادت کی جائے" انتہی

دیکھیں: تھہیۃ الاحوڑی (6/375).

اور مناوی رحمہ اللہ کستہ میں:

"اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ کلمہ نہیں بولا جائیگا، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حقیقی طور پر اللہ کا ذکر نہیں کیا جائیگا، کویا کہ قیامت جب تک زمین میں کوئی کامل انسان ہے قیامت قائم نہیں ہو گی، یا پھر تمہارا اس سے کنایہ ہے کہ کسی برائی پر دل سے بھی انکار نہیں کیا جائیگا؛ کیونکہ جو کوئی کسی برائی کو دیکھ کر اس کا انکار کرتا اور اسے روکتا ہے تو اس کی قباحت کی بنابر "اللہ اللہ" کتنا ہے۔"

تو معنی یہ ہوا کہ : اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک برائی کرنے والا موجود ہو گا" ۱۳۷

دیکھیں : فیض القدر (417/6).

اور شیخ ابافی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کا معنی یہ نہیں کہ مسلمان پیٹھ کر صرف اللہ کے اسم مفرد "اللہ اللہ" کا ذکر کرنے لگے، اور سوبار "اللہ اللہ اللہ" کے، جیسا کہ اکثر طرق سے مسلک لوگ کرتے ہیں، اور اس کی شرح و تفسیر منہадم کی روایت میں پانی جاتی ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ :

"جب تک زمین میں کوئی لا الہ الا اللہ کرنے والا ہو گا قیامت قائم نہیں ہو گی"

لہذا اپنی روایت میں لفظ مفرد توحید سے کنایہ ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ جب تک اللہ کی عبادت کرنے والا ایک بھی شخص زمین میں ہو گا قیامت قائم نہیں ہو گی.

اور اس کی صراحت ابن سمعان کی حدیث میں موجود ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، اس میں بیان ہوا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کرنا چاہے گا تو ایک پاکیزہ ہوانیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کر لے گی، تو زمین پر صرف شریر قسم کے لوگ ہی رہ جائیں گے، اور ان لوگوں پر قیامت قائم ہو گی"

اور اس میں زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ یہ ذکر مستحب ہے، تو کیا مستحب ترک کرنے والے پر ہی قیامت قائم ہو گی، یعنی جب سب مسلمان اپنے واجبات و فرائض کی ادائیگی کرتے رہیں اور ان کے عقائد صحیح ہوں، لیکن انہوں نے اس مستحب معاملہ میں خلل پیدا کیا تو ان پر قیامت قائم ہو جائیگی؟! ۱۳۸

سماعت فرمائیں : کیسٹ فتاویٰ جدہ کیسٹ نمبر (6) ساٹھ منٹ.

واللہ اعلم.